بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ، ۹ صلح ۱۳۵۱ ہش، ۹ جنوری ۱۹۷۲ء | نمبر ۸

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۸ صلح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۸ صلح کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ - ۸ صلح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو تین چار روز سے انفلوئنزا کی تکلیف ہے۔ اس کے ساتھ ہی سینہ پر بھی اثر ہے۔ سانس کی تنگی کی وجہ سے بالکل سو نہیں سکتیں

احباب جماعت خاص درد و الحاح سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں فرمائیں۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

پاکستان اسوقت انتہائی نازک دور میں سے گزر رہا ہے اور انتہائی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے

ایسے نازک وقت میں جماعت احمدیہ کے خلاف افترا پردازی سے کام لینا ہمارے ساتھ نہیں بلکہ اپنے ملک کے ساتھ دشمنی ہے

دُنیا جو مرضی ہو کہتی رہے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے ملک کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ فتح ۱۳۵۰ ہش مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیہ کریمہ پڑھی:-

"وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ" (یونس: ۶۶)

اور پھر فرمایا:-

مجھے یہ اطلاعیں آ رہی ہیں

کہ بعض مقامات پر پوسٹرز کے ذریعہ اور بعض جگہ تقاریر اور گفتگو کے ذریعہ پھر سے جماعت احمدیہ کو تکلیف پہنچانے کے لئے سخت کلامی اور افترا پردازی سے کام لیا جانے لگا ہے۔

جہاں تک

جماعتِ احمدیہ کی فطرت

(جماعتیں بھی اپنی ایک فطرت رکھا کرتی ہیں) کا تعلق ہے، انسانی آنکھ نے ہمیشہ یہی دیکھا ہے کہ ہم نے کسی کی گالی کے مقابلہ پر گالی نہیں دی اور اُس وقت بھی جب کہ ہم کو دُکھ دیا گیا کبھی کسی کو دُکھ پہنچانے کے متعلق سوچا تک نہیں۔ اسلئے کہ ہم تو خود کو "خیر اُمت" کا ایک حصہ سمجھتے ہیں، جس کا قیام اللہ تعالیٰ کی قدرت سے عمل میں آیا ہے اور جس کی بقاء اسلئے ضروری ہے کہ اسکے ذریعہ دُنیا میں بھلائی کا وہ سمندر جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں پیدا کیا گیا ہے، اس سے نکلنے والی نہریں اِدھر اُدھر ساری دُنیا میں پھیلیں اور بنی نوعِ انسان کی بھلائی کا انتظام ہو۔

موجودہ حالات میں جب کہ

پاکستان انتہائی نازک دور میں سے گزر رہا ہے

اور ہماری بقاء ہم سے انتہائی قربانیوں کا مطالبہ کر رہی ہے ایسے وقت میں بعض لوگوں کا اس طرح گند کو اُچھالنا اور اس رنگ میں اپنے اندرونہ کو ظاہر کرنا (ہم سمجھتے ہیں کہ) یہ ہمارے ساتھ دشمنی نہیں بلکہ اپنے مُلک کے ساتھ دشمنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ذہن کو فراست کا کچھ نور عطا فرمائے اور وہ حقائق کو دیکھنے لگے اور وہ اپنے اور اپنی قوم کے نقصان کے درپے نہ ہو۔

دراصل یہ ہماری

راہ کے کانٹے

ہیں اور ہم نے یہ کب کہا ہے کہ ہمارا راستہ کانٹوں کے بغیر ہے۔ ہمیں تو یہی بتایا گیا ہے کہ تمہاری راہ میں کانٹے ہوں گے۔ لیکن تم انکی پرواہ نہ کرنا۔ تمہارے راستے میں روکیں کھڑی کی جائیں گی۔ تم اُنکو پھلانگتے ہوئے چلے جانا۔ اس طرف توجہ نہ دینا۔ اپنی ساری توجہ اُس کام کی طرف لگانا جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔ چنانچہ ہماری آنکھ نے دیکھا اور ہم نے

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ مشاہدہ کیا ہے کہ گذشتہ اسّی سال میں ہمارے خلاف جب بھی اس قسم کی مہمّیں جاری کی گئیں (اور ہمیشہ ہی جاری کی گئیں) تو اِس قسم کی مہموں کے نتیجہ میں ہمیں نقصان نہیں پہنچا۔ تم میں سے (جو یہاں بیٹھے ہو) ہر ایک آدمی اِس بات کا گواہ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے عظیم رُوحانی فرزند کا مشن ناکام نہیں ہوا۔ دُنیا نے تو کیا گھر والوں اور اپنے ملک کے لوگوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ اُسے تو اپنی عزّت نہیں چاہیئے تھی۔ اُسے تو اُس ایک وجود کی عزّت چاہیئے تھی جسکی عزّت کے نتیجہ میں ساری دُنیا کو عزّتیں ملتی ہیں۔ اگر حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود نہ ہوتا تو بنی نوع انسان میں سے کسی کو

عزّت کا کوئی مقام

بھی حاصل نہ ہوتا۔ اس عزّت والے، اس صاحبِ عزّت کی خاطر اسی کے محبوب رُوحانی فرزند نے ہر قسم کی ذلّت اُٹھانے کا تہیّہ کر لیا اور یہ کام اُس نے اپنی خاطر نہیں کیا بلکہ اُس نے یہ کام بنی نوع انسان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور سے منوّر کرنے اور اُنکے دلوں میں آپؐ کی عظمت کو قائم کرنے کیلئے کیا کیونکہ آپ کو اسی کام کیلئے کھڑا کیا گیا تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم رُوحانی فرزند کے خلاف باتیں کہی گئیں اور وہ اتنی سخت باتیں تھیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد اس سے زیادہ باتیں کسی کان نے نہیں سُنیں۔ لیکن خدا کا وہ بہادر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم رُوحانی فرزند ان باتوں کو سُنتا اور کوئی غم نہیں کرتا تھا۔ اسلئے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ذریعہ سے آنے والی یہ آواز اُس کے کان میں پڑی تھی:

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ

ان کی باتیں تجھے غمگین نہ کریں۔

چنانچہ وہ شخص کیسے غمگین ہو سکتا ہے جسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی طرف سے اور آپکے حکم سے کچھ تو انسانوں نے سلام پہنچایا اور فرشتے تو ہر وقت اُسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سلام پہنچا رہے تھے۔ پس وہ کیسے غمگین ہو سکتا تھا یا گھبرا سکتا تھا۔ یا پریشان ہو سکتا تھا۔ وہ تو خوش تھا۔ اُسے تو راہ کے یہ کانٹے تکلیف نہیں دے رہے تھے بلکہ پھول معلوم ہوتے تھے۔ ہر دُکھ جو اُسے پہنچایا گیا اُس کیلئے خوشیاں لیکر آیا اور اُس کے دِل میں

بنی نوع انسان کی محبّت

اور خدمت کے جذبہ کو اُس نے اور بھی تیز کیا۔ وُہ یہی سمجھتا تھا کہ دُنیا ناواقف ہے پہچانتی نہیں کہ میرا ربّ دُنیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عزّت اور عظمت کے قیام کے لئے کیسا عظیم انقلاب لانا چاہتا ہے۔

وہ خود بھی دُعائیں کرتا تھا۔ اُس نے ہمیں بھی فرمایا کہ تم اپنے ایمان میں پختہ نہیں ہوگے اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل نہیں کر سکو گے جب تک تم اپنے دشمنوں کیلئے بھی اسی طرح دُعائیں نہ کرو گے جس طرح اپنے دوستوں کے لئے دُعائیں کرتے ہو۔

غرض وہ کسی کا دشمن نہیں تھا۔ نہ اُس نے ہم سے یہ کہا ہے کہ کسی سے دشمنی کرو۔ اُس نے ہمیں یہ فرمایا کہ تم ہر ایک کی خدمت کرو۔ ہر ایک کے خادم بنو۔ ہر ایک کی خیر چاہو۔

ہر ایک کے خیر خواہ بنو

ہر ایک کے دُکھ دُور کرنے کی کوشش کرو اور ہر ایک کے دُکھوں کا مداوا بنو۔ اُس نے یہ تعلیم ہمیں یہ کہکر دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں کو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ اس راہ سے نہ اِدھر ہٹیں اور نہ اُدھر جائیں اور نہ بھٹکیں۔

پس جس چیز نے اسّی سال میں ہمیں پریشان نہیں کیا اور ہمیں غمگین نہیں بنایا، وہ چیز ہمیں آج بھی غمگین نہیں بنا سکتی کیونکہ ہم جانتے ہیں:

"اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا"

ہر قسم کا غلبہ اور قدرت اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے اور جو اعمال اور منصوبے اُسکی مرضی اور منشاء کے خلاف کئے جاتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہُوا کرتے اسلئے کہ وہ سمیع بھی ہے اور علیم بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے منصوبوں کو دُنیا میں چلانے اور کامیاب کرنے کیلئے اِس مادّی دُنیا میں انسانوں میں سے بعض کو کھڑا کرتا ہے اور پھر اُنہیں دُعا کی توفیق دیتا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ایک

آخری شریعت

لے کر آئے اور یہ آخری ہی نہیں بلکہ ایک ایسی عظیم، ایسی حسین، ایسی اعلیٰ اور ارفع شریعت بھی ہے کہ آپؐ سے پہلے جتنے شارع انبیاء ہُوئے ہیں اُن میں سے کسی نے بھی اس قسم کی تعلیم دُنیا میں پیش نہیں کی اور نہ اُسے پیش کرنی چاہیئے تھی کیونکہ دُنیا اس قسم کی کامل اور مکمل شریعت کو قبول کرنے کے لئے ابھی ذہنی طور پر تیار نہیں ہوئی تھی۔

قرآنِ کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بار بار آپؐ کو تاکید کرتا تھا کہ اپنی اُمّت اور بنی نوع انسان کے لئے ہمیشہ دُعاؤں میں مشغول رہو۔ اگر ہم اذیّت کو برداشت کرنے اور گالی کا جواب دُعا سے دینے اور دُکھ پانے کے بعد سُکھ پہنچانے کے انتظام کے منصوبے بنانے میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے

اُسوۂ حسنہ

پر قائم رہیں تو ہمیں وہ دُعائیں ملیں گی جو آپؐ نے کی ہیں۔ اب جس قوم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دُعائیں مل جائیں وہ کیسے غمگین ہو سکتی ہے۔ اس کے چہرے پر تو ہمیشہ بشاشت کھیلتی رہے گی اور جماعت احمدیہ کے چہروں پر ہمیشہ بشاشت کھیلتی رہتی ہے۔

وُہ اللہ تعالیٰ جو ہمارا ربّ، ہمارا محبوب اور ہم سے بہت پیار کرنے والا ہے اُس نے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی دُعاؤں کو سُنا

اور اُس کے اذن سے ہمیشہ کے لئے یہ سلسلہ جاری ہے کیونکہ اگلا اور پچھلا سب علم اُسے حاصل ہے۔ دُعائیں پوشیدہ تو نہیں ہو سکتیں کیونکہ وہ علیم ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اور سب چیزوں کا احاطہ کیا ہُوا ہے اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی اُمّت کیلئے جو دُعائیں تھیں اور آپؐ کی نوعِ انسان کیلئے جو دُعائیں تھیں، اُن کا بھی اُس نے احاطہ کیا ہُوا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ علیم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جس نُور کے ساتھ، محبّت کے جس جذبہ کے ساتھ اور بنی نوع انسان کی جس ہمدردی کے ساتھ اُس نے مبعوث کیا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال عین اُس تعلیم کے مطابق تھے۔ اسی وجہ سے کہنے والے نے یہ کہا کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق جاننا چاہتے ہو تو قرآنِ کریم پڑھ لو۔ جو کہا گیا وہ کیا گیا۔

پس وُہ خدا جو اپنے اس پیارے محبوب کی دُعاؤں کو سُننے والا اور یاد رکھنے والا ہے اور اپنے اس محبوب کے اعمال کے اخلاص اور نیّت کی پاکیزگی اور ہمدردی کے جذبہ کا علم رکھنے والا ہے، وہ کیوں آپؐ کی دُعائیں قبول نہیں کریگا اور اُمّتِ محمدیّہ کو پریشانیوں سے کیوں نہ بچائے گا۔ قُربانیاں تو دینی پڑتی ہیں۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

پھر وہ خدا جو

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے طفیل

ہماری دُعاؤں کو بھی سُنتا ہے وہ کیوں ہماری مشکلیں آسان نہیں کریگا مگر شرط یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں خلوص ہو۔ ہماری نیّتیں پاک ہوں۔ ہمارے جسم کا رُواں رُواں اِس بات کیلئے تڑپ رہا ہو کہ دُنیا سے دُکھ دُور ہو جائیں اور ہم دُکھ دُور کرنیوالے بنیں اور ہمارے دِل گالیاں سُنکر غصّے سے نہیں بلکہ دُعاؤں سے اِس طرح لبریز ہو جائیں جس طرح سمندر کی زمین پانی سے بھری ہُوئی ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ خدا جو سمیع ہے وہ ہماری ان

مخلصانہ دُعاؤں کو سُننے والا

اور ہماری نیّتوں اور اعمال کو جاننے والا اور استغفار کے نتیجہ میں ہماری بشری کمزوریوں کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لینے والا ہے۔ اس سمیع اور علیم خدا پر ایمان لانے کے بعد مشکلات میں گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ خدا وہ ہے جس کے متعلق ہم جانتے ہیں:۔

"اِنَّ الۡعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیۡعًا"

کہ سب قدرت خدا تعالےٰ ہی کی ہے اور ہر چیز پر غلبہ اسی کو حاصل ہے۔ کسی اور کا اگر کوئی غلبہ ہمیں نظر آتا ہے تو یہ امتحاناً یا ابتلاءً یا انعاماً اس کو حاصل ہوتا ہے۔ اصل عزّت اور غلبہ اور قدرت اور طاقت اللہ تعالےٰ ہی کو حاصل ہے۔

ہم اس خدائے قادر و توانا پر ایمان لائے ہیں۔ وہ تمام قدرتوں کا مالک اور

تمام غلبہ اور طاقت کا سرچشمہ

ہے۔ وہ ہمیں فرماتا ہے:۔

"وَلَا یَحۡزُنۡکَ قَوۡلُہُمۡ"

اس قسم کے پوسٹر لگیں یا تقریریں ہوں تو تم نے غم نہیں کرنا۔ اس لئے ہم کیسے غم کر سکتے ہیں۔

پس آپ نے اشتعال میں نہیں آنا کیونکہ اس وقت ہمارا ملک بڑے ہی نازک دَور میں سے گذر رہا ہے۔ ہمارے دلوں میں اپنے ملک کے لئے جو محبت ہے یہ وہی محبت ہے جس پر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے یہ مُہر لگائی ہے:۔

حُبُّ الۡوَطَنِ مِنَ الۡاِیۡمَانِ

(موضوعات کبیر للامام ملا علی قاری صفحہ ۴۲ مطبوعہ محمدی پریس لاہور ۱۳۰۲ھ)

یعنی

وطن کی محبت ایمان کا ایک جزو ہے

یہ وہ صادق محبت ہے۔ یہ وہ گناہوں سے پاک محبت ہے۔ یہ وہ دُکھ دینے کے خیالات سے مطہّر محبت ہے۔ یہ وہ محبت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت کی اقتداء اور آپ کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہمارے دلوں میں پیدا کی گئی ہے اور یہی وہ محبت ہے جو ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ اگر ہمیں اپنی جانیں بھی دینی پڑیں تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔ لیکن اپنے ملک کو نقصان نہیں پہنچنے دیں گے۔ خواہ ہمیں ہر طرف سے بُرا بھلا ہی کیوں نہ کہا جائے۔

اور صرف اپنے اس ملک کا ہی سوال نہیں

ہمارے سپرد جو مہم ہوئی ہے

اس کا یہ ایک چھوٹا سا حصّہ ہے اور ہمارے سپرد تو یہ مہم ہوئی ہے کہ

ہم ساری دُنیا

میں اسلام کے غلبہ کا انتظام کریں اور اس سلسلہ میں جانی اور مالی قربانیاں دیں۔

اس میں شک نہیں کہ یہ حقیر سی قربانیاں ہیں مگر انتہائی قربانی جو ہماری طاقت اور استعداد میں ہے وہ ہم نے پیش کرنی ہے۔ مثلاً جس شخص کی طاقت اور استعداد میں ایک اٹھنی دینا ہے اب اس کے متعلق دنیاداروں کی آنکھ تو یہ دیکھتی ہے کہ آٹھ آنے کی ایک حقیر سی قربانی اس نے پیش کر دی ہے مگر خدا تعالیٰ کی آنکھ اسے ایک اور زاویہ سے دیکھتی ہے۔ خدا تعالیٰ تو یہ دیکھتا ہے کہ اس نے اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق اپنی طرف سے انتہائی قربانی دیدی۔ چنانچہ جب خدا تعالیٰ کے حضور پورے خلوص کے ساتھ اور نیک نیتی کے ساتھ اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ انتہائی قربانی پیش کر دی جاتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی رحمت اپنے جلوے دکھاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُن قربانیوں کو قبول فرما لیتا ہے۔

آج ہمارا ملک ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے

کہ اے میرے بچو! اے کرۂ ارض کے اس حصے میں رہنے والو! میری مضبوطی اور استحکام اور بقا کے لئے اپنی انتہائی قربانیاں پیش کرو۔ دُنیا ہمیں جو مرضی کہتی رہے "حُبّ الوطن من الایمان" کے ارشاد کے مطابق ہمیں آج اپنے ملک کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دے دینی چاہئیں۔ مگر یہ وہ انتہائی قربانیاں ہونی چاہئیں جو خدا تعالیٰ کو پیاری اور محبوب بھی ہوں اور جن کے بعد اُس قدرتوں کے مالک اور صاحبِ عزّت خدا کے قادرانہ ہاتھ سے نتائج بھی نکلا کرتے ہیں۔

لیکن جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے یہ تو ہمارے کام کا ایک چھوٹا سا حصّہ ہے۔ ہم نے تو اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنا ہے اور ہم نے تو ساری دُنیا کو اندھیروں سے نکالنے کیلئے دعائیں کرنی ہیں اور ساری دُنیا کے دلوں میں سیّدنا حضرت محمد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت کو گاڑنے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور انتہائی قربانیاں پیش کر دینی ہیں۔ اگر خدانخواستہ راہ کے یہ کانٹے ہماری توجہ اپنی طرف کھینچ لیں، تو ہم ناکام ہو گئے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ

اِن تکلیفوں کی طرف توجہ نہ کریں

ہم ناکام ہونے کیلئے پیدا ہی نہیں کئے گئے کیونکہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی زندگی میں اور ایک لمبا عرصہ پہلے یہ اعلان فرمایا تھا کہ ہماری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ گو اُس وقت تو حالات بڑے مختلف تھے۔ اب تو دُنیا بدل گئی ہے۔ پاکستان تو کیا ساری دنیا میں جماعت کو جو وقار حاصل ہوا ہے اور لوگوں کے دلوں میں جماعت کے لئے جو محبّت اور پیار پیدا کیا گیا ہے آپ اس کو تخیل میں بھی نہیں لا سکتے۔

غرض

زمین و آسمان بدل گئے

ہیں۔ کہا گیا تھا کہ سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لئے اس مادّی اور گنہگار اور گندی دُنیا میں ایسے حالات پیدا کئے جائیں گے کہ زمین یہ زمین نہیں رہے گی اور آسمان یہ آسمان نہیں رہے گا۔ یہ تبدیلی، یہ انقلاب تو پیدا ہو رہا ہے اور انشاء اللہ اپنے ارتقاء کی انتہاء کو پہنچے گا۔ اس لئے ہم نے ایسی باتوں کی بالکل پرواہ نہیں کرنی جو بظاہر تکلیف دِہ معلوم ہوتی ہیں۔ اور نہ جوش میں آنا ہے اور نہ کسی سے کوئی مطالبہ کرنا ہے اور نہ کسی سے جا کر شکایتیں کرنی ہیں۔

پس ان چیزوں سے بے نیاز ہو کر تمہارے سپرد جو کام ہے اُسے تم پوری توجہ اور پورے انہماک کے ساتھ اور اپنی قوتوں اور استعدادوں کو انکی انتہا تک پہنچاتے ہوئے کرتے چلے جاؤ۔ پھر دیکھو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کس طرح آپ پر اور ان لوگوں پر بھی جو آج آپ کے دشمن ہیں، لیکن جن کے لئے آپ دعائیں کر رہے ہیں، آپ کی دعائیں قبول کرنے کے بعد اپنی

رحمت کے جلوے

نازل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ بڑا پیار کرنے والا خُدا ہے۔ وہ لوگوں کو بخشش بھی دیتا ہے۔ ہمارے جیسے گنہگار جب لوگوں کو معاف کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں تو وہ خدا جو کامل اختیارات کا مالک ہے وہ لوگوں کو بخش دینے کے لئے تیار کیوں نہیں ہوگا۔

غرض وہ لوگ جو تمہیں بُرا بھلا کہتے ہیں تم ان کو بخش دو اور

ان کو معاف کر دو

اللہ تعالیٰ بھی انہیں معاف کر دے اور اُن کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور اس کے نور کا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیار کا ایک نیا، روشن، منوّر، نورِ محض اور بڑا حسین آسمان پیدا ہو جائے جس کی روشنی میں اور جس کے سایہ میں یہ زمین وہ زمین نہ رہے جسے آج ہم دیکھ رہے ہیں۔

ہماری یہ دُعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ دن جلد لائے۔ اس لئے تم بڑی سمجھ بوجھ کے ساتھ اور اپنے جذبات پر قابو پا کر قربانیاں دو۔ جو قربانیاں تمہارا ملک چاہتا ہے وہ بھی دو اور جن قربانیوں کا نوعِ انسان آج مطالبہ کر رہی ہے وہ بھی دو۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑی رحمتیں نازل کرے گا۔ اور بڑی خوشیوں کے سامان پیدا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

دہلی کے ایک مخلص احمدی خاندان کا ذکر خیر

مکرم مسعود احمد صاحب ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

دہلی میں اگرچہ احمدیت کو کم لوگوں نے قبول کیا لیکن وہاں جو لوگ بھی احمدیت میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص اور فدائی قسم کے احمدی ثابت ہوئے ان میں بابو اعجاز حسین صاحب رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کے چند اور افراد بھی تھے اور خصوصیت سے ان مخلصین میں اس خاندان کی بعض خواتین بھی شامل تھیں اس خاندان میں سب سے پہلے احمدیت حضرت بابو صاحب کے بڑے بھائی حضرت حکیم محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ نے قبول کی جو دہلی سے بلب گڑھ چلے گئے تھے اور وہاں ایک کامیاب مطب کرتے تھے۔ حضرت حکیم صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا اور وہ حضرت منشی احمد حسین صاحب فرید آبادی رضی اللہ عنہ کے بہت گہرے دوستوں میں سے تھے۔ بلب گڑھ اور فرید آباد دہلی کے مضافات میں سے ہیں۔ خلافت اولیٰ میں ان کے خاندان کے دوسرے حضرات کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے والد محترم سرفراز حسین صاحب اور دو بھائی حضرت بابو اعجاز حسین صاحب اور محترم الطاف حسین صاحب بھی احمدی ہو گئے ان میں بابو اعجاز حسین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے قابل رشک حد تک خدمت احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔

وہ سالہا سال تک جماعت احمدیہ دہلی کے امیر رہے اور اس وقت کے احمدی حضرات ابھی تک اس زمانے کو یاد کرتے ہیں جب حضرت بابو صاحب ایک کنبہ کے سربراہ کی طرح ان کے دکھ درد ان کی خوشی اور شادمانی میں شریک ہوتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر تمام احباب جماعت کو اپنے ساتھ قادیان چلنے کی تلقین کرتے اور بعض کے لئے بطور قرض اور بعض کے لئے بغرض تربیت اور اپنے ثواب کی خاطر بطور اعانت ٹکٹ کا بھی انتظام فرماتے۔ اور آتے جاتے سفر خرچ کے لئے تو وہ تمام جماعت کی طرف سے اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتے جس میں قلیوں کے پیسے اور چائے ناشتہ وغیرہ سب کچھ شامل ہوتا تھا۔

دہلی کی جماعت کی یہ ایک خاص وضعداری تھی جو حضرت بابو صاحب نے خود شروع کی تھی کہ جماعتی اجتماعات پر جو عام طور پر ان کے گھر پر ہوتے تھے جلسہ کے بعد چائے یا موسم کے لحاظ سے سرد مشروبات سے احباب کی تواضع کی جاتی اور دہلی کے دستور کے مطابق پان کا تو مذکور ہی کیا۔ وہ تو بہرحال نہ صرف ایک بار بلکہ محفل کی طوالت کے سبب کئی بار پیش ہو جاتے۔ جب کوئی احمدی دوست اپنے گھر پر جلسہ کرنے کی درخواست کرتا تو حضرت بابو صاحب اجازت تو دیدیتے لیکن اس کے گھر میں بھی چائے خود اپنے ہاتھ سے تیار کرتے اور اس میں مسرت حاصل کرتے تھے حالانکہ وہ دہلی شہر کی ایک باوجاہت شخصیت تھے اور رؤسائے شہر میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ سینما کے کاروبار کی وجہ سے ان کی وفات پر جو ٹرام وے کے حادثہ میں ہوئی تمام شہر کے سینما ایک دن کے لئے ان کے سوگ میں بند کر دئے گئے اور وفات کی خبر تو ہندوستان کے مختلف شہروں کے اخباروں میں شائع ہوئی تھی بایں ہمہ احمدی برادری میں وہ سید القوم خادمہم کی عملی تفسیر تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی بے نفسی منکسر المزاجی۔ ہمدردی خلائق اور نوجوانوں کی تربیت دینی کے لئے شوق اور للّٰہیت اور دین کے لئے فدائیت میں صحابہ کا رنگ لئے ہوئے تھے۔

حضرت بابو اعجاز حسین کے بعد ۱۹۳۶ء میں ان کے صاحبزادے محترم بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی منتخب ہوئے اور پھر ۱۹۴۷ء تک وہی اس منصب پر فائز رہے۔ آزادی اور تقسیم ملک کے فسادات میں ہندو اور سکھوں نے ان کو دہلی میں شہید کر دیا۔ وہ بھی کافی حد تک اپنے باپ کے اوصاف حمیدہ کے رنگ میں رنگین تھے ہر چھوٹے اور بڑے احمدی کی بوقت ضرورت اس طرح مدد کرتے کہ دہلی جیسے شہر میں جہاں ہندوستان کے کونے کونے سے احمدی جمع ہوئے اور خاص طور سے پنجاب کے تو ہر ضلع کے احمدی وہاں اس کثرت سے موجود تھے کہ وہاں کی مقامی جماعت اہل پنجاب پر مشتمل تھی پھر بھی ان تمام مختلف اطراف سے جمع شدہ حضرات کو کسی طرح بھی غیریت اور بیگانگی کا احساس نہ ہوتا تھا سب احمدیت کے رنگ میں رنگین ہوتے اور محترم بابو صاحب اسی رنگ کو رنگین تر بنانے کے لئے اپنی کوششوں کے ساتھ ہر دم مستعد رہتے۔ افسوس کہ ایسے قابل قدر وجود کو غیر مسلموں نے اس طرح شہید کیا کہ ان کی لاش بھی دستیاب نہ ہو سکی اپنے والد ماجد حضرت بابو اعجاز حسین صاحب اور تایا حضرت حکیم محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت بابو نذیر احمد صاحب کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خلفاء سلسلہ اور حضور علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ بے پناہ عقیدت تھی۔

. . . .

اس خاندان کی خواتین بھی اسی طرح اخلاص اور جذبۂ دینی سے سرشار تھیں۔ محترمہ حسن زمانی صاحبہ بنت حکیم محمد حسین صاحب و اہلیہ محترم ذوالفقار حسین صاحب ابن بابو اعجاز احمد صاحب لجنہ اماء اللہ دہلی کی صدر تھیں۔ محترمہ خضر سلطانہ صاحبہ اہلیہ محترم محمد یونس صاحب برادر نسبتی حضرت بابو اعجاز حسین صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ تھیں۔ سیکرٹری خاکسار کی والدہ محترمہ اے ایم شمیم صاحبہ اہلیہ حضرت ماسٹر محمد حسین صاحب آسان رضی اللہ عنہ تھیں۔ ان تینوں خواتین کی انتھک کوششوں کی وجہ سے دہلی کی لجنہ اماء اللہ بہت مستعد فعال اور فرض شناس لجنات میں شمار ہوتی تھی خاکسار کی والدہ صاحبہ مرحومہ نے بحیثیت سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مقامی دہلی کے معزز گھرانوں کی خواتین اور پردہ کلب میں بہت اثر و رسوخ پیدا کیا۔ ان کا میل ملاقات کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ یہی وجہ ہے کہ لجنہ دہلی کا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ ہر سال اس قدر عظیم الشان ہوتا تھا کہ دہلی کی تعلیم یافتہ اور معزز گھرانوں کی خواتین کے لئے یہ دن ایک خصوصی تقریب کی حیثیت رکھتا تھا۔ جس کا وہ لوگ شدت سے انتظار کرتے تھے۔ معزز گھرانوں کی خواتین اس کثرت سے شریک ہوتی تھیں کہ اس موقع پر پولیس کو ٹریفک کے خصوصی انتظامات کرنا پڑتے تھے۔ ایسی فعال لجنہ کے زیر اہتمام دہلی کی احمدی خواتین نے باوجود عیالداری اور دیگر گھریلو مصروفیات کے حضرت مولوی غلام احمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ترجمہ قرآن مجید بھی پڑھا تھا۔

محترمہ خضر سلطانہ صاحبہ جیسے اوپر لکھا گیا حضرت بابو اعجاز حسین صاحب کی سلہج یعنی برادر نسبتی کی اہلیہ تھیں۔ اور اپنے میکے میں اکیلی احمدی تھیں یہ وہ مبارک خاتون ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وہ سعادت عطا فرمائی کہ ان کی خدمت دین بطور صدقہ جاریہ ان کے نام کو زندہ رکھے گی۔ ربوہ میں محلہ دارالرحمت وسطی میں ریلوے اسٹیشن کے قریب لب سڑک ایک چھوٹی سی مسجد خضر سلطانہ موجود ہے۔ یہ مسجد ان کی وصیت کے مطابق ان کے اپنے رہائشی مکان کی زمین میں ان کی وفات کے بعد تعمیر کی گئی۔ یہی ایک ان کی جائیداد تھی جس کو انہوں نے اس طرح خدا تعالیٰ کے حضور وقف کر دیا۔ افسوس کہ ان کے خاوند محترم محمد یونس صاحب بھی دہلی میں تقسیم ہند و پاک کے موقع پر فسادات میں غیر مسلموں کے ہاتھوں شہید ہوئے اور ان کی لاش بھی دستیاب نہ ہو سکی۔

محترم بابو نذیر احمد صاحب شہید کی دو بیگمات تھیں ایک ان کے چچا محترم الطاف حسین صاحب کی صاحبزادی محترمہ خورشید زمانی صاحبہ تھیں وہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں عبادت گذار صابرہ شاکرہ بزرگ خاتون تھیں پہلے خاوند شہید ہوئے پھر آدھے بچوں کو لیکر پاکستان آنا پڑا۔ آدھا خاندان دہلی میں رہ گیا ادھر بچوں کی جدائی ادھر ایک بچی پاکستان میں آکر فوت ہو گئی۔ پھر سب سے بڑی لڑکی امۃ الرشید صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق اپنے خاوند یعنی میرے ساتھ گھانا مغربی افریقہ چلی گئیں ۱۹۵۰ء میں ہمارا گھانا جانا ان دونوں کے لئے ہمیشہ کی جدائی ثابت ہوا۔ کیونکہ جب ہم آٹھ سال بعد ۱۹۵۸ء میں واپس آئے تو ۱۹۵۷ء میں ان کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس عرصہ میں اللہ کی اس نیک بندی نے ایک خط میں بھی جدائی پر ملال کا اظہار نہ کیا اور نہ اپنی بیماری کی تشویش پر کچھ لکھا۔ حالانکہ وہ دق جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو چکی تھیں۔ دہلی یا راولپنڈی میں جہاں بھی رہیں ہمیشہ غریبوں کے ساتھ ہمدردی کو اپنا شعار بنایا۔

محترم بابو نذیر احمد صاحب کی دوسری بیگم محترمہ لیاقت زمانی صاحبہ حضرت حکیم محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں اور محترم حکیم انوار حسین صاحب کی بہن تھیں جو بلب گڑھ سے آکر خانیوال میں آباد ہوئے محترمہ لیاقت زمانی کا انتقال پچھلے اگست میں خانیوال میں ہوا اور وہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔ یہ خاتون بہت عابدہ زاہدہ تھیں اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ عبادت دریافت کا شوق ان کو جوانی میں ہوا تھا اس عمر میں بھی جس کو بے فکری کا زمانہ سمجھا جاتا ہے وہ تہجد اور قیام اللیل کی عادی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس عبادت کو اس انعام سے نوازا کہ وہ مستجاب الدعوات تھیں۔ غیر معمولی اور نامساعد حالات میں ان کی

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرض اٹھرا کا شافی علاج حب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

وقف عارضی میں شامل ہونے والی خواتین

(۴)

۱۱۱۷ محترمہ امۃ الحفیظ لبشریٰ صاحبہ معرفت ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب کراچی
۱۱۱۸ " امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب ربوہ
۱۱۱۹ " امۃ الحفیظ نصرت صاحبہ ربوہ
۱۱۲۰ " حمیدہ بیگم صاحبہ عطاء اللہ صاحب ربوہ
۱۱۲۱ " صدیقہ بیگم صاحبہ گوٹھ چوہدری غلام محمد جھیمبیہ ضلع خیرپور
۱۱۲۲ " مبارکہ بیگم صاحبہ "
۱۱۲۳ " حمیدہ خانم صاحبہ مکان نمبر ۵۶۳/K راولپنڈی
۱۱۲۴ " مدثرہ ناظمہ صاحبہ کرتو معرفت چوہدری امان صاحب
۱۱۲۵ " حمیدہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری اللہ دتہ صاحب کرتو شیخوپورہ
۱۱۲۶ " عظمت بی بی صاحبہ بنت چوہدری محمد اکبر صاحب کرتو شیخوپورہ
۱۱۲۷ " نسیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ حاجی سلطان احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نارنگ منڈی
۱۱۲۸ " سکینہ بی بی صاحبہ دختر حاجی سلطان احمد صاحب
۱۱۲۹ " صفیۃ الرحمٰن صاحبہ بنت چوہدری فضل اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ محلہ گرہال پورہ سانگلہ ہل
۱۱۳۰ " امۃ السلام صاحبہ بنت
۱۱۳۱ " سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ صوفی سمیع اللہ صاحب
۱۱۳۲ " ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالحق صاحب
۱۱۳۳ " والدہ صاحبہ لئیق احمد صاحب عابد ربوہ
۱۱۳۴ " محمودہ بیگم صاحبہ ربوہ
۱۱۳۵ " محمد بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب چک ۱۰۱/R.B ضلع لائل پور
۱۱۳۶ " ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب
۱۱۳۷ " ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد خان صاحب چک ۸۹ ج ب
۱۱۳۸ " ثریا زینت شمیم صاحبہ چک ۳۰/3-R ضلع بہاولنگر
۱۱۳۹ " راشدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ۱۰۹ گ ب ضلع لائل پور۔
۱۱۴۰ " سردار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری رشید احمد خان صاحب
۱۱۴۱ " ناصرہ صاحبہ بنت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب
۱۱۴۲ " غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ عبدالحق چک ۸۸ ج ب میانہ
۱۱۴۳ " مسرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سید احمد صاحب مرحوم چک ۱۴۶/R.B کھیوہ
۱۱۴۴ " امۃ اللطیف صاحبہ ۳/۵/۷ لیاقت آباد کراچی ۱۹
۱۱۴۵ " غلام فاطمہ صاحبہ ۹۹/۵ ڈرگ روڈ کراچی ۸
۱۱۴۶ " امۃ القیوم لبشریٰ صاحبہ بنت ڈاکٹر مرزا محمد اسحٰق صاحب کراچی ۸
۱۱۴۷ " سلیمہ بیگم صاحبہ ۲۶۵ ۴.۵.۶.۳ کراچی ۸
۱۱۴۸ " رشیدہ بیگم صاحبہ ۹۶/۵ ڈرگ روڈ کراچی ۸
۱۱۴۹ " زہرہ بانو صاحبہ معرفت مکرم عبدالشکور صاحب اسلم کراچی۔
۱۱۵۰ " مبشرہ شاہینہ صاحبہ "
۱۱۵۱ " رفیقہ طیبہ صاحبہ A-۳۴۲/۲ ماڈل کالونی کراچی ۲۷
۱۱۵۲ " عارفہ رفیق صاحبہ معرفت رفیق احمد صاحب اعوان ہاشم رضا روڈ کراچی ۲۷
۱۱۵۳ " منظور بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری رحمت اللہ صاحب چک ۹ ضلع بہاولنگر
۱۱۵۴ " سکینہ اسماعیل صاحبہ ۱۲۴۳/۳ ڈرگ کالونی کراچی ۲۷
۱۱۵۵ " شاکت باسط صاحبہ بلاک ۱ پلاٹ ۲ ڈرگ کالونی کراچی ۲۷
۱۱۵۶ " نصیرہ صاحبہ معرفت امیر جماعت احمدیہ کھاریاں
۱۱۵۷ " منور اختر صاحبہ زوجہ میجر عبدالرحمٰن صاحب سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
۱۱۵۸ " عظیم بی بی صاحبہ اہلیہ ملک ظفر احمد صاحب نانوڈوگر ضلع لاہور
۱۱۵۹ " بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد نواز احمد صاحب چک ۹ شمالی سرگودہا
۱۱۶۰ " حلیمہ بی بی زوجہ نبی احمد صاحب گوندل چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودہا۔

(باقی)

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹورز فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے
فی تولہ ۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون نمبر ۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

ماہنامہ الفرقان کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحریک:-
"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے... پس مخیر اور مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہئے" (سالانہ چندہ ۷/- روپے) مینیجر

یک روزہ چوزے، پٹھیاں، جوڑے، الیور کی خوراک، ٹیکے، ملنے کا پتہ
خلیل پولٹری فارم ربوہ
ریٹ
یک روزہ پٹھیاں نوے فی صد جنس کر -/۳۰۰ روپے سینکڑہ ۲ فی صد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو اٹھانی صد زائد یک روزہ مرغ ۵۰ روپے سینکڑہ۔ مینیجر۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ ۸۴ کتب کا
مکمل سیٹ
۲۳ جلدوں میں
ہدیہ -/۲۶۰ روپے علاوہ محصول ڈاک
نوٹ: جلد پنجم تا نہم اس وقت سٹاک میں ختم ہیں جو دوبارہ چھپنے پر ہی حسب طریق سابق خریداران کو دی جائیں گی
ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۴۸۱

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے (مینیجر)

خوشخبری
ربوہ میں پی آئی اے کا دفتر
جملہ احباب جماعت کو یہ خوش کن خبر دی جاتی ہے کہ بیرون ملک و اندرون ملک ہوائی سفر کرنے والوں کی سہولت کے لئے ربوہ میں پی آئی اے کی ایجنسی کھل گئی ہے جہاں سے ہر جگہ کے لئے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ جماعتی تعاون کے پیش نظر تمام احباب جماعت اندرون پاکستان و بیرون پاکستان ہر قسم کے ہوائی سفر کے لئے اس ایجنسی سے رجوع کریں۔ فون کے ذریعے اور خط کے ذریعے سے بھی ہر قسم کی سہولت مہیا کی جا سکتی ہے۔
ملک عبدالحفیظ
مینیجر احمد برادرز جنرل سیلز ایجنٹ پی آئی اے گولبازار ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
سالانہ چندہ صرف دو روپے
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔
(مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو شخص کام کرتا ہے وہ عزت کا مستحق ہے جو نکمّا رہتا ہے وہ اپنی قوم اور خاندان کیلئے عار کا موجب ہے

جھوٹ ایک ایسا مرض ہے جو انسان کے ایمان کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے

(فرمودہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"ایسے ذرائع کو اختیار کرنا چاہیئے جن سے قوم کے دماغ کی تربیت ہو اور خصوصاً نوجوانوں کے دماغوں کی تربیت ہو کیونکہ زیادہ تر کاموں کی ذمہ داری آئندہ نوجوانوں پر ہی پڑنے والی ہوتی ہے۔

اگر نوجوانوں میں بری عادتیں پیدا ہو گئیں۔ مثلاً نکمّے پن کی عادت پیدا ہو جائے یا سستی کی عادت یا جھوٹ کی عادت پیدا ہو جائے تو یقیناً آج نہیں تو کل وہ قوم تباہ ہو جائے گی

بالخصوص جھوٹ تو ایسا خطرناک مرض ہے کہ یہ انسان کے ایمان کو جڑھ سے اکھیڑ دیتا ہے بعض دفعہ پندرہ پندرہ سال تک ہم ایک شخص کے متعلق یہ سمجھتے رہتے ہیں کہ وہ بڑا بزرگ اور راستباز انسان ہے مگر پھر پتہ لگتا ہے کہ وہ بڑا کذّاب ہے دکھتا کچھ ہے اور بیان کچھ کرتا ہے مگر یہ باتیں بچپن میں ہی پیدا ہوتی ہیں پس نوجوانوں میں اگر اس قسم کی باتیں پیدا کر دی جائیں اور ان کے اخلاق کو صحیح رنگ میں ڈھالا جائے تو یقیناً قوم کی ترقی میں بہت مدد مل سکتی ہے مثلاً میں نے تحریک جدید جاری کی۔ اس میں اگر غور کر کے دیکھا جائے تو کامیابی عورتوں اور بچوں کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اگر عورتیں اور بچے ہمارے ساتھ تعاون نہ کریں۔ تو یقیناً جماعت کا ایک حصہ اس پر عمل کرنے سے رہ جائے گا لیکن اگر عورتیں اور بچے اس میں شامل ہوں تو ہمارے کام میں بہت سہولت پیدا ہو سکتی ہے مثلاً سادہ کپڑے ہیں یا زیورات کی کمی ہے یا ایک خاص عرصہ تک زیور بالکل نہ بنوانا ہے۔ اب جب تک عورتیں اس میں شریک نہ ہوں ان باتوں پر کس طرح عمل ہو سکتا ہے یا ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہے اس میں اگر بچے اور نوجوان شریک نہ ہوں تو یہ سکیم کسی طرح چل سکتی ہے یا مثلاً نکمّا نہ رہنا چاہیئے۔ اب نکمّے پن کی عادت بچپن میں ہی ہو سکتی ہے بڑے تو اپنی اپنی جگہ کام کر رہے ہوتے ہیں اور ان میں سے کئی آسودہ حال ہوتے ہیں لیکن ان کی نئی نسل یہ کہنا شروع کر دیتی ہے کہ ہمارے ابا تو اب ہمارے ابا فلانے ہم فلاں کام کیوں کریں۔ اس میں ہماری ہتک ہے۔ اور پھر تمام خرابیاں اسی سے پیدا ہوتی ہیں حالانکہ اگر ان کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی جائے اور ان کے قلوب پر اس کا نقش کر دیا جائے کہ جو شخص کام کرتا ہے وہ عزت کا مستحق ہے اور جو کام نہیں کرتا بلکہ نکمّا رہتا ہے وہ اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے اور یہ کہ معمولی دولتمند یا زمیندار تو الگ رہے اگر ایک بادشاہ یا شہنشاہ کا بیٹا بھی نکمّا رہتا ہے تو وہ بھی اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار کا موجب اور اس چمار کے بیٹے سے بدتر ہے جو کام کرتا ہے۔"

(مشعل راہ صفحہ ۱۳ و صفحہ ۱۴)

اِعلانِ نکاح

مکرم میاں نصیر احمد صاحب ابن میاں بشیر احمد صاحب چک ۹/۱۳۷ - ایل ضلع ساہیوال کا نکاح ہمراہ عزیزہ خالدہ پروین بنت عبداللہ خان صاحب ساکن دارالرحمت شرقی (الف) ربوہ ضلع جھنگ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر حضور کے ارشاد پر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے مسجد مبارک میں بعد نماز جمعہ مورخہ ۳۱ دسمبر ۷۱ء کو پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے آمین (سلیم احمد ناصر دارالرحمت شرقی الف ربوہ)

اخبار احمدیہ بقیہ

ربوہ ۸ جنوری۔ کل مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے وقف جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ اسے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس لئے قائم فرمایا تھا کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جا سکے لیکن افسوس ہے کہ جماعت نے اس کی طرف وہ توجہ نہیں کی جس کی یہ عظیم تحریک مستحق تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں کام کرنے والے معلمین کی تعداد بھی کم ہے اور چندہ بھی بہت کم ہے جماعتوں کو ایسے معلمین مہیا کرنے چاہئیں جو صلاحیت رکھتے ہوں اور چندہ وقف جدید میں بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیے

بقیہ صفحہ ۴

دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان کو دعا کے قبول ہونے پر پہلے سے ہی یقین ہو جاتا۔ طبیعت کی بہت سادہ تھیں کبھی کسی کا برا نہ چاہتی تھیں ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہوتیں اور اپنی طرف سے مقدور بھر مدد کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ چونکہ ایک حکیم کی بیٹی تھیں اس لئے طبی نسخے ان کو خوب یاد تھے۔ اور اکثر صورتوں میں ان کے بتائے ہوئے نسخے کارآمد ثابت ہوتے تھے۔ جہاں بھی ان کے ملنے والوں کا حلقہ بن جاتا۔ اس کی وجہ ان کی ملنسار سادہ طبیعت تھی ورنہ ان کو اپنی شان و نمود سے کوئی واسطہ نہ تھا محترم بابو نذیر احمد صاحب کی ان دونوں بیگمات نے قرآن مجید باترجمہ پڑھا ہوا تھا۔ ان دونوں بزرگ خواتین اور محترمہ مرحومہ سلطانہ صاحبہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین مبارکہ سے خاص تعلق تھا۔ حضرت اماں جان چونکہ خود دہلی کی رہنے والی تھیں اس لئے آپ اس خاندان پر اور خاص طور سے مذکورہ بالا تینوں خواتین پر بہت شفقت فرماتی تھیں۔ ایسی نیک اور مبارک ہستیوں کے ذکر خیر سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ احمدیت کی بدولت کیسے کیسے اسلام کے فدائی وجودوں نے تربیت پائی وہاں یہ بھی خواہش پیدا ہونا لازمی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں ایسے وجود ہمیشہ ہمیش پیدا کرتا رہے۔ آمین

شاہ ایران آج پاکستان آ رہے ہیں

راولپنڈی ۸ جنوری۔ شاہ ایران صدر پاکستان کی دعوت پر ایک روز کے لئے آج دوپہر راولپنڈی پہنچ رہے ہیں۔ سفارتی حلقے ان کے اس دورے کو خاص اہمیت دے رہے ہیں۔

پاکستان امن پسند ملک ہے مگر وہ امن کی خاطر غلامی اور بے عزتی کی زندگی کبھی گوارا نہیں کریگا

شر پسندوں اور عوام دشمن عناصر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی

لاڑکانہ ۷ جنوری۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو صدر پاکستان نے یہاں پر ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا میری حکومت عوام کی بہتری اور پاکستان کو مضبوط بنانے کے لئے معیشت کے مختلف شعبوں میں انقلابی اصلاحات نافذ کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے اس ضمن میں ان صنعتی اصلاحات کا ذکر کیا جو حال ہی میں نافذ کی گئی ہیں۔ آپ نے کہا عنقریب زرعی اصلاحات بھی نافذ کی جا رہی ہیں۔ اب عوام کے استحصال کا زمانہ گزر چکا ہے اس لئے اب ملک کے ہر شخص کو زیادہ سے زیادہ محنت کرنی چاہیئے ہم نے اپنی پیداوار میں غیر معمولی اضافہ کرنا ہے۔ باہمی اختلافات کو ختم کر کے قومی سالمیت کو فروغ دینا ہے۔ آپ نے کہا عوام کو مفاد پرستوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے شر پسندوں اور عوام دشمن عناصر کے خلاف حکومت سخت کارروائی کرے گی۔ صدر بھٹو نے پاک بھارت تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا پاکستان بھارت کے ساتھ پرامن تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ پاکستان توہین اور بے عزتی کی زندگی گوارا کرے گا۔ اگر بھارت اب سمجھتا ہے تو یہ اس کی بھول ہے ہم غلامی اور بے غیرتی کو کبھی گوارا نہیں کریں گے اور اپنی عزت کی حفاظت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ صدر بھٹو آج بذریعہ طیارہ لاڑکانہ سے راولپنڈی پہنچ گئے ہیں۔

امریکہ جاپان کے مفاد کے خلاف چین سے کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔

کیلیفورنیا ۷ جنوری۔ جاپان کے وزیراعظم ساتو کے ساتھ صدر نکسن کی ملاقات آج بھی جاری رہی۔ بعد میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر راجرز نے جاپانی وزیر خارجہ سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ نکسن ساتو ملاقات میں پاک بھارت تعلقات بھی زیر بحث آئے۔

چین اور ویٹ نام کے مسائل پر بھی غور کیا گیا۔

صدر نکسن کا مجوزہ دورۂ چین بھی زیر بحث آیا۔ صدر نکسن نے ساتو کو یقین دلایا وہ جاپان کے مفاد کے خلاف چین سے کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔